روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 21
اتوار 16 رمضان۔1417ھ 26 صلح 1376ھش 26 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے اسی طرح پر (صاحب ایمان) کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے تاکہ دوسرے جہان میں آرام پاوے اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی۔ جب اس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے۔ جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے پس ہر ایک اپنے اندرونہ پر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے۔ اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے۔ وہ پرواہ نہیں کرتا۔

پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا (۔) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں، یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا، اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے، لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 8)

ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کرتے رہنا چاہیے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

(صاحب ایمان) کو چاہئے۔ کہ خدا کی حمد اور تسبیح کرتا رہے اور اس سے حفاظت طلب کرتا رہے۔ جیسے ایمان ہر نیکی کے مجموعہ کا نام ہے اسی طرح ہر برائی کا مجموعہ کفر کہلاتا ہے۔ ان کے ادنیٰ اور اوسط اور اعلیٰ میں درجے ہیں۔ پس امید و بیم رنج و راحت عسر و یسر میں قدم آگے بڑھاؤ اور اس سے حفاظت طلب کرو۔ غور کرو حفاظت طلب کرنیکا حکم اس عظیم الشان کو ہوتا ہے جو خاتم الانبیاء اصفی الاصفیا سید ولد آدم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو پھر اور کون ہے جو طلب حفاظت سے غنی ہو سکتا ہے۔ مایوس اور ناامید مت ہو ہر کمزوری۔ غلطی۔ بغاوت کے لئے دعا سے کام لو۔ دعا سے مت تھکو۔ یہ دھوکا مت کھاؤ جو بعض ناعاقبت اندیش کہتے ہیں کہ انسان ایک

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے معاف ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما سیکرٹری دعوت الی اللہ لندن جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک لمبا عرصہ تک مشرقی افریقہ و یوگنڈا میں بطور مربی سلسلہ خدمات دینیہ کی توفیق دی ہے آج کل لندن میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت محترم مولانا صاحب موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خصوصی دعا کریں۔

○ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ مبشر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قیادت نور راولپنڈی ٹانگ میں شدید تکلیف کی وجہ سے CMH ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ راحیلہ انجم صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب زرگر آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 96-11-15 کو عمل میں آئی۔ قبل ازیں 96-10-22 کو عزیزہ کے نکاح ہمراہ مکرم محمد عابد صاحب ولد مکرم محمد شفیع صاحب (وفات یافتہ) آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ کا اعلان محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت المبارک میں فرمایا تھا۔

مکرم محمد عابد صاحب حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب (آف کلاس والا) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پڑپوتا اور عزیزہ راحیلہ انجم حضرت محمد حسین صاحب آف مہدی پور ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے مثمر بہ ثمرات حسنہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں عبدالسلام صاحب زرگر عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ مورخہ 19-جنوری 1997ء بروز اتوار بعمر 74 سال بقضائے الٰہی ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ مورخہ 20 جنوری کو بعد ظہر بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26- صلح 1376 ھش 26 - جنوری 1997ء

کبھی مایوس نہ ہوں

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں۔ جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں میں سے گزرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں۔ بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹالیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے کہ ایک کانٹا لگنے پر اگر ٹھہر کر اسے ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔ تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ"۔

انسانی زندگی کے لئے یہ کتنا امید افزا پیغام ہے۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ انسان ناکامی کا منہ دیکھتا ہے تو مایوسی کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جب ناکامیوں پر ناکامیاں سامنے آنے لگتی ہیں تو بالکل مایوس ہو جاتا ہے۔ نہ صرف دنیوی امور میں بلکہ دینی امور میں بھی۔ مقصد تو اس کا یہ ہوتا ہے کہ خدا کو پالے لیکن گناہ پر گناہ ہوتے چلے جاتے ہیں اور اسے خیال پیدا ہونے لگتا ہے کہ وہ کہاں خدا کو پا سکتا ہے۔ اتنا گناہ گار انسان اور خدا کو پالے۔ یہ بات اس کی سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ حالانکہ وہ یہ بھی سنتا ہے کہ جب تک سانس ہے تب تک آس ہے۔ اور اسے یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ توبہ تو نزع کے وقت بھی قبول ہو جاتی ہے مرنے سے پہلے جب تک ہوش و حواس ہو اور نیکی اور بدی کو پہچانتا ہو تو اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے وہ ایک پاکیزہ انسان بن سکتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود یہی خیال غالب رہتا ہے کہ گناہ گار انسان یا وہ یہ کہتا ہے کہ مجھ جیسا گناہ گار انسان خدا تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔

یہ ارشاد جو ہم نے پیش کیا ہے اس میں حضرت امام جماعت الثانی بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ اگر انسان کے دل میں یہ لگن ہو اور اسے یہ تڑپ لگی ہوئی ہو کہ اس نے خدا کا قرب حاصل کرنا ہے تو اس کی فطرت کی کمزوری کی وجہ سے اس سے گناہ سرزد ہوتے ہوں گے وہ اس کی راہ میں روک نہیں بنتے۔ دراصل خدا تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ انسان اس کے قریب آئے۔ انسان گرتا ہے اور پھر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر گرتا ہے اور پھر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ گویا کہ گناہ کرتا ہے اور پھر اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اسے ندامت پیدا ہوتی ہے۔ پھر گناہ سرزد ہو جاتا ہے اور اس طرح گناہ سرزد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جب تک اس کے دل میں خدا کے قرب کی تڑپ رہتی ہے اس وقت تک یقین سے کہا جا سکتا ہے اس کے لئے کوئی نہ کوئی لمحہ ایسا آجائے گا جب وہ واقعی خدا کا قرب حاصل کر لے گا۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے گناہ اور کمزوریاں جھڑتی چلی جاتی ہیں۔ وہ اپنی فطرتی کمزوری کی وجہ سے ایک بات کر بیٹھتا ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ اور یہ فطرت نیک ہے اس لئے اسے پھر نیکی کا خیال آتا ہے۔ اور نیکی کا خیال آتے ہی جو ندامت پیدا ہوتی ہے اس سے پہلی کمزوری اور پہلا گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور چاہئے بھی یہی کہ کسی گناہ کو پکڑ کر نہ بیٹھ جائے۔ مجھ سے چونکہ یہ گناہ سرزد ہو گیا ہے اس لئے میں کیسے اچھا آدمی بن سکتا ہوں۔ اسے برائیوں کا بھی علم ہے اسے نیکیوں کا بھی علم ہے۔ اسے کوشش یہ کرنی چاہئے کہ برائی کے بعد بغیر کسی تاخیر کے وہ کوئی نیکی کا کام کرے۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ نیکیاں برائیوں کو کھا جاتی ہیں۔ یعنی برائیوں کے اثر کو زائل کر دیتی ہیں۔ کانٹوں کے جھڑنے کی بھی وہی بات ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ انسان چلتا چلا جائے تو کئی کانٹے اسے لگتے بھی ہیں اور جھڑتے بھی چلے جاتے ہیں۔ اور چونکہ اس نے دین کا مضبوط کوٹ پہنا ہوا ہے اس لئے کانٹے لگتے تو ہیں لیکن اس کے ساتھ اٹکتے نہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ کوٹ کانٹوں ہی سے بھر جائے۔ کوٹ کو کانٹا لگتا ہے تو پرے ہٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم دین کو مطمح نظر بنائے رکھیں تو گناہوں اور کمزوریوں کے کانٹے تو لگیں گے۔ لیکن وہ پاؤں سے جھڑتے چلے جائیں گے اور کوٹ کے ساتھ اٹک نہیں سکیں گے۔

پس یہ پیغام امید کا پیغام ہے کہ انسان کو کسی وقت بھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اسے اس بات کا خیال ندامت کی طرف تو لے جائے کہ اس سے گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ لیکن اسے یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ اب میں نیکی نہیں کر سکتا۔ نیکی بلکہ بہت زیادہ نیکی کرنے کا تو وقت ہی وہ ہے جب اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو۔ تاکہ اس گناہ کا اثر بھی زائل ہو جائے اور اسے ثواب ملنے لگے۔ پس اس امید کے پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ہم اول تو گناہ سرزد نہ ہونے دیں۔ لیکن اگر ہم سے گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے متعلق دل میں یہ یقین پیدا کریں کہ نیکی کرنے سے یہ گناہ زائل ہو جائے گا۔ اس طرح نیکی کی طرف میلان بھی بڑھے گا اور نیکی کرنے کی خواہش انسان کو نیکیوں پر آمادہ کرتی رہے گی۔ اگر ہم ایسا کریں تو باوجود اس کے کہ ہم سے بار بار گناہ سرزد ہو گا۔ نیکیاں ان گناہوں کو زائل کر دیں گی اور ہم خدا کے فضل سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم گناہ کو اپنے ساتھ اس طرح نہ چمٹالیں کہ وہ ہمیں مایوس کر دے۔ کیونکہ مایوسی ہمیں نیکی کی طرف نہیں جانے دے گی۔ نہ صرف ایک جگہ پر ٹھہرا دے گی بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ پیچھے کی طرف دھکیل دے گی۔ اور جو بات انسان کو پیچھے کی طرف دھکیل دے وہ نفع رساں نہیں ہو سکتی۔ اس سے مضرت کا پہلو سامنے آئے گا۔

پس مایوسی کو گناہ سمجھتے ہوئے مایوسی سے دور رہا جائے۔ اپنی کسی حالت کو بھی ایسا نہ سمجھا جائے کہ اب خدا سے اتنی دوری ہو گئی ہے کہ خدا کے قریب نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں خدا اتنا قریب ہے کہ اس سے اور زیادہ اور کوئی قریب نہیں۔ پس ہر گناہ کے بعد ہر بدی کے بعد ہر برائی کے بعد ہمارا میلان نیکی کی طرف بڑھنا چاہئے اور یہی میلان ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب عطا کرے گا۔

خدا کرے کہ ہم اس امید کے پیغام کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اپنی کسی حالت سے بھی مایوس نہ ہوں۔ نیکیاں کرنی اس لئے ترک نہ کریں یا نیکی کا خیال اس لئے ترک نہ کریں کہ ہم تو گناہ گار ہیں۔ انسان چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو نیکی کرنے سے وہ خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاسر منصور احمد

(ہفت روزہ لاہور 28- دسمبر 1996ء)

حضرت سید علی ہجویریؒ

ابن کثیر کے نزدیک اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دلوں میں ایمان و یقین ہو اور جن کا ظاہر و باطن تقویٰ اور پرہیزگاری میں ڈوبا ہوا ہو۔ جتنا تقویٰ ہو گا۔ اتنا ہی درجہ ولائیت بلند ہو گا۔ ایسے لوگ بالکل نڈر اور بے خوف ہوں گے قیامت کے دن کی وحشت ان سے دور ہو گی اور وہ کبھی غمگین نہ ہوں گے۔

عبد اللہ ابن عباس یوں بیان کرتے ہیں کہ اولیاء وہ ہیں جن کا چہرہ دیکھنے سے خدا یاد آ جائے ان کے چہرے نورانی ہوں گے۔ یہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ سب کو ڈر اور خوف ہو گا۔ مگر یہ بالکل بے خوف و نڈر ہوں گے۔ جب لوگ غم زدہ ہوں گے تو یہ بے غم ہوں گے۔ حضرت شیخ علی ہجویری المعروف "داتا گنج بخش" اہل بصیرت اور اس گروہ کے ان اکابر اولیاء میں سے ہیں جن پر زمانہ ہمیشہ فخر کرتا رہے گا۔ آپ کی عملی زندگی اور افعال و کردار کا نمونہ دین و دنیا کے لئے ایسا لائحہ عمل ہے جس سے استفادہ کے بعد انسانی کردار کو ثریا کی رفعت سے ہم کنار کیا جا سکتا ہے۔ حضرت شیخ علی ہجویری کی سیرت آج بھی گم کردہ راہوں کے لئے شمع ہدایت اور صراط مستقیم کے متلاشیوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی ہے۔ علم تصوف اس علم کا نام ہے۔ جو اولیاء اللہ کے دلوں میں اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جب کتاب و سنت پر عمل کرنے سے وہ منور ہو جاتے ہیں

نام علی اور کنیت ابو الحسن ہے اور شجرہ نسب براہ راست حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے والد محترم سید عثمان جلاب کے رہنے والے تھے اور مادر گرامی کا تعلق ہجویر سے تھا یہ دونوں بستیاں غزنی کے مضافات میں تھیں۔

23 ربیع الاول 421ھ کو سلطان محمود غزنی کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اس کے دونوں بیٹوں یعنی امیر محمد اور امیر مسعود میں پانچ ماہ تک مسلسل تاج و تخت کی لڑائی رہی۔ مختصر یہ کہ جب حضرت علی ہجویری نے غزنی چھوڑا اس وقت غزنی خون خرابے اور قتل و غارت کا مرکز بنا ہوا تھا۔

مشرب کے لحاظ سے آپ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے طریقہ حنفیہ کے پیرو کار تھے۔

بیعت اور سیرو سیاحت حضرت علی ہجویری نے حصول علم کے خاطر بڑی مشقتیں برداشت کیں۔ کئی بار ہجرت کی۔ کبھی فرغانہ کو اپنا مسکن بنایا۔ کبھی خراسان جا پہنچے اور کبھی ماوراء النہر کی سکونت اختیار کی۔ جہاں بھی کسی فاضل استاد کا پتہ ملا اس کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس لئے کوئی نہیں جانتا کہ حضرت علی ہجویری کے اساتذہ کی تعداد کتنی ہے۔ آپ نے حضرت شیخ ابو الحسن محمد بن الحسن ختلیؒ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور ان ہی سے باطنی اور روحانی تعلیم حاصل کی۔ حضرت شیخ علی ہجویری نے کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ہمارے تمام شیوخ و اکابرین جنیدی سلسلہ سے منسلک ہیں اور یہ طریقہ بہت معروف اور زیادہ مشہور ہے۔

"سیروافی الارض" کے ارشاد کے ماتحت عمر کا ایک حصہ سیرو سیاحت میں گزارا اور اس زمانہ کے تمام اسلامی ممالک کا دورہ کیا۔ دور دراز ممالک کے مشائخ اور علمائے کرام کی خدمت میں پہنچ کر ان سے فیض حاصل کیا۔ چنانچہ آپ نے اپنی تصنیف "کشف المحجوب" میں ترکستان۔ ماوراء النہر۔ خراسان۔ کرمان۔ طبرستان۔ آذربائیجان۔ قہستان۔ پارس۔ بغداد۔ شام اور عراق کی سیاحت اور سفر کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ان مقامات پر جن صوفیائے کرام اور اولیاء عظام کی محبت میں رہے انکا بھی ذکر کیا ہے۔

انکشاف راز حضرت علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ جب منازل سلوک طے کرنے کے لئے مجاہدہ میں مشغول تھا تو مجھ کو ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا کہ میں نے ایک بار شیخ ابو یزید کے آستانہ پر چلہ کشی کی اور مسلسل تین ماہ تک روزانہ غسل اور وضو کر کے مراقبہ میں بیٹھتا تھا مگر وہ کشف حاصل نہیں ہوا جو ایک مرتبہ وہیں حاصل ہو چکا تھا۔ آخر کار مایوس ہو کر وہاں سے اٹھ کر خراسان کے ایک گاؤں میں پہنچا وہاں پر ایک خانقاہ تھی جس میں متصوفین کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھ کو بڑی حقارت کی نظر سے دیکھا اور بعض نے کہا یہ تو ہم میں سے نہیں ہے اور یہ واقعہ ہے کہ میں ان سے نہیں تھا وہ لوگ خود تو ایک اونچے کوٹھے میں رہتے تھے اور میرے لئے علیحدہ کوٹھا تھا۔ وہ لوگ عمدہ اور لذیذ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور مجھ کو روکھی سوکھی روٹی دیتے اور کھانے کے بعد تمسخر کے طور پر خربوزے کے چھلکے میرے سر پر پھینکتے تھے اور مجھ کو طعن و تشنیع کیا کرتے تھے اسی قدر میرا دل ان باتوں سے خوش ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ذلت و توہین برداشت کرتے کرتے مجھ کو وہ کشف حاصل ہو گیا جو اس سے پہلے مجھ کو حاصل نہیں ہوا تھا۔

اس وقت مجھ پر یہ راز کھلا کہ مشائخ جاہلوں کو اپنے پاس کیوں ٹھہرنے کے لئے جگہ دیتے ہیں۔

حضرت علی ہجویری نے والدین کے اصرار پر دو نکاح کئے اور آپ نے کشف المحجوب میں۔ عورتوں سے خدا کی پناہ طلب کی ہے۔

لاہور میں آمد ایک روز آپ کے مرشد ابو الحسن محمد بن الحسن ختلی نے حضرت علی ہجویریؒ سے کہا لاہور جا کر قیام کرو آپ نے عرض کیا وہاں تو ہمارے پیر بھائی اور آپ کے کامل مرید حضرت شاہ حسین زنجانی موجود ہیں اور قطب الاقطاب ہیں۔ ان کی موجودگی میں میری کیا ضرورت ہے؟ لیکن آپ کے پیر و مرشد نے کہا "تم جاؤ" جب آپ شہر کے قریب پہنچے تو شہر کے دروازے سے ایک جنازہ آتے ہوئے دیکھا پوچھنے پر معلوم ہوا کہ حضرت شاہ حسین زنجانیؒ کا جنازہ ہے۔ چنانچہ آپ نے جنازہ میں شرکت فرمائی اور شہر لاہور کے مغربی جانب ہندوؤں کے مندر کے قریب جس کے پاس سے دریائے راوی گزرتا تھا ڈیرہ بنایا اور اسی جگہ سے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری فرمایا۔

گنج بخش ایک روز ایک بوڑھی عورت اس طرف سے گزری جس کے سر پر دودھ کا مٹکا رکھا ہوا تھا آپ نے اس عورت کو بلا کر کہا کہ تم اس دودھ کی قیمت لے لو اور یہ دودھ ہمیں دے دو۔ اس عورت نے جواب دیا کہ یہ دودھ میں آپ کو نہیں دے سکتی کیونکہ یہ دودھ ہم کو مجبوراً رائے راجو جوگی کو دینا پڑتا ہے اگر نہ دیں تو اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جانوروں کے تھنوں سے بجائے دودھ کے خون نکلنے لگتا ہے۔ آپ اس عورت کی بات سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ اگر تم یہ دودھ ہمیں دے دو گی تو اللہ کے فضل سے تمہاری گائیں بہت سا دودھ دیں گی۔ اور جانوروں پر کوئی اثر نہیں ہو گا چنانچہ اس عورت نے آپ کو دودھ دے دیا۔ آپ نے اس دودھ میں سے تھوڑا سا تو پی لیا اور باقی دودھ دریا میں پھینک دیا۔ جب عورت گھر واپس آئی اور شام کو جانوروں کو دوہا تو جانوروں نے اس قدر دودھ دیا کہ سارے کے سارے برتن بھر گئے یہ خبر آناً فاناً بجلی کی طرح قرب و جوار کے دیہات میں پھیل گئی اور لوگ دور دراز سے اپنے اپنے جانوروں کا دودھ آپ کے پاس لانے لگے اس دعا کے فیض کی بدولت لوگوں نے راجو جوگی کی طرف سے رخ پھیر لیا پھر جذبہ عقیدت اس قدر بڑھا کہ لوگ آپ کو "گنج بخش" کہہ کر پکارنے لگے۔ آپ کی روحانی و باطنی تربیت کے باعث عقیدتمند آپ کی زندگی میں ہی آپ کو گنج بخش کے نام سے پکارنے لگے تھے اور آپ کی زندگی میں ہی یہ لفظ شہرت پا چکا تھا۔ دوسرا لفظ "داتا" ہے۔ جو اسی طرح حضرت سید علی ہجویری کی ذات گرامی کا حصہ بن گیا تھا۔ مسلمانوں کی اکثریت آپ کے حقیقی نام سے آشنا ہے یہ لفظ ہندی زبان کا ہے اور اس کا مطلب ہے "دینے والا" اور بعض اوقات "داتا" کو بھگوان یعنی خدا کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر آپ "گنج بخش" اور داتا کے مفہوم پر غور کریں تو دونوں الفاظ ہم معنی ہیں۔ کوئی نہیں جانتا اگر کوئی شخص یہ لفظ حضرت علی ہجویری کی زندگی میں استعمال کرتا تو آپ اس کو یقیناً منع کر دیتے۔ لیکن آپ کے وصال کے بعد عقیدت مندوں نے حضرت سید علی ہجویری کی ذات گرامی کے ساتھ یہ لفظ وابستہ کر دیا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نو مسلموں نے اپنی پرانی طرز معاشرت کی بنا پر زبان عام استعمال کی اور اب آپ پاک و ہند لوگوں میں "داتا گنج بخش" کے نام سے شہرت عام رکھتے ہیں۔

تصانیف لطیف حضرت علی ہجویری نے اپنی تصنیف و تالیف کے ذریعہ ان سربستہ روحانی رموز و نکات کو آشکار فرمایا جو اس وقت تک راز سربستہ لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ تھے کشف المحجوب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے مندرجہ ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

1- دیوان جس میں تصوف و معرفت کے اشعار تھے خود اس دیوان کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرے پاس اس دیوان کا ایک نسخہ تھا۔ ایک شخص پڑھنے کے لئے مجھ سے لے گیا اور دیوان کے اشعار میں جہاں جہاں میرا نام تھا اپنا نام لکھ لیا۔ اس غارت گر نے میری تمام محنت رائیگاں کر دی۔

2- منہاج آپ کی دوسری تصنیف کا نام منہاج ہے یہ کتاب تصوف پر تھی اور غزنی میں لکھی گئی تھی۔

3- البیان لاہل العیان یہ کتاب اہل ظاہر کے بیانات اور خیالات کی نفی میں لکھی گئی۔

4- اسرار الخرق و الموودفات اس کتاب میں حضرت علی ہجویری نے شیخ و مرشد کے آداب تحریر فرمائے ہیں۔

5- کشف الاسرار اس چھوٹی اور مختصر کتاب میں تصوف اور معرفت کے حقائق و انوار بیان کئے گئے ہیں اور اسرار طریقت کے حجابات کو آشکار کیا گیا ہے۔

6- الرعات الحقوق اللہ اس کتاب میں بندوں پر اللہ تعالیٰ کے حقوق (جو واجب ہیں) اور باری تعالیٰ کی وحدانیت یگانگت اور توحید کے مسائل نہایت مدلل طریقہ سے تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

7- کشف المحجوب حضرت علی ہجویری نے مشہور عالم اور مایہ ناز تصنیف کشف المحجوب غزنی میں لکھنی شروع کی اور لاہور آ کر مکمل ہوئی۔ اس کتاب میں لاہور کے بعض واقعات کا بھی ذکر موجود ہے۔ حضرت علی ہجویری سے عقیدت مندوں نے معرفت و طریقت کے رموز و نکات کے بارے میں چند استعارات اور سوالات دریافت کئے تھے جن کے جواب میں آپ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ اس تصنیف کے ذریعہ پہلی بار تصوف کو جامع طور پر غیر منقسم ہندوستان میں پیش کیا گیا۔

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

کلام الٰہی کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) 1896ء

بمقام اسلامیہ کالج لاہور - منعقدہ 26- دسمبر تا 29- دسمبر 1896ء

پہلا دن 26 دسمبر 1896ء بروز ہفتہ

10 بجے صبح (1) تعارفی خطاب جناب ماسٹر درگا پرشاد صاحب صدر انتظامیہ کمیٹی

(2) افتتاحی خطاب جناب سردار جواہر سنگھ صاحب موڈریٹر (سیکرٹری خالصہ کالج کمیٹی)

(3) صدارت خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب موڈریٹر

(4) نظم میر ناصر نواب صاحب نبیرہ حضرت خواجہ میر درد دہلوی

(5) تقریر نمائندہ سناتن دھرم جناب پنڈت ایشری پرشاد

وقفہ نماز/ریفریشمنٹ ایک تا ڈیڑھ بجے دن

(6) تقریر نمائندہ اسلام جناب مولانا ابوسعید مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب

(7) تقریر نمائندہ تھیوسوفیکل سوسائٹی جناب رائے برودا کنٹھ صاحب منسٹر ریاست فرید کوٹ سیکرٹری تھیوسوفیکل سوسائٹی پنجاب

دوسرا دن 27 دسمبر 1896ء بروز اتوار

10 بجے صبح (1) صدارت جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب طبیب شاہی

(2) تقریر نمائندہ اسلام جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب مدرس تائید الاسلام امرتسر

(3) تقریر نمائندہ آریہ سماج جناب بابو بیچارام صاحب چڑجی سابق پریذیڈنٹ آریہ سماج سکھر

(4) تقریر نمائندہ فری تھاٹ جناب پنڈت گوردھن داس صاحب فری تھنکر (بزبان انگریزی)

وقفہ نماز/ریفریشمنٹ ایک تا ڈیڑھ بجے دن

(5) تقریر نمائندہ اسلام عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نوٹ (1) اسلام کے ایک نمائندہ جناب مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے لئے چھوڑ دیا۔

(2) حضرت مرزا صاحب کا مضمون جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا جو ڈیڑھ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا لیکن صرف پہلے سوال کا جواب ہوا۔

تیسرا دن مورخہ 28 دسمبر 1896ء بروز پیر

10 بجے صبح صدارت خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج لاہور۔ جج صاحب تاخیر سے آئے اس لئے جناب رائے بہادر رادھا کشن کول صاحب سابق گورنر جموں نے شروع میں صدارت کی۔

(1) تقریر نمائندہ اسلام جناب مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

(2) تقریر نمائندہ سکھ ازم عالی جناب والا القاب سردار جواہر سنگھ صاحب سیکرٹری خالصہ کالج کمیٹی لاہور

وقفہ نماز/ریفریشمنٹ ایک تا ڈیڑھ بجے دن

(3) تقریر نمائندہ برہمو سماج عالی جناب لالہ کانشی رام صاحب سیکرٹری برہمو سماج لاہور

(4) تقریر نمائندہ ریلیجن آف ہارمنی عالی جناب ماسٹر را مجیداس صاحب ایڈووکیٹ ہارمونیکل سوسائٹی (مذہب نظام کلی)

(5) تقریر نمائندہ سکھ ازم جناب سردار راجندر سنگھ صاحب

(6) تقریر نمائندہ عیسائیت جناب مسٹر جے ماریس صاحب بہادر جرنلسٹ لاہور

چوتھا دن مورخہ 29 دسمبر 1896ء بروز منگل

سوا نو بجے صبح (1) صدارت عالی جناب سردار جواہر سنگھ صاحب موڈریٹر ثم جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب طبیب شاہی

(2) تقریر عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کا مضمون جناب مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔

نوٹ مقررہ وقت ساڑھے نو سے بارہ بجے ختم ہو گیا تو انتظامیہ نے تا تکمیل مضمون وقت بڑھا دیا۔

(3) تقریر نمائندہ عیسائیت جناب مسٹر رو صاحب نے اپنا وقت جرنلسٹ موریس صاحب کو دے دیا تاکہ وہ اپنا ادھورا مضمون مکمل کرلیں۔

وقفہ نماز/ریفریشمنٹ ایک تا ڈیڑھ بجے دن

(4) تقریر نمائندہ سناتن دھرم عالی جناب پنڈت گوپی ناتھ صاحب سیکرٹری (سناتن دھرم' سبھا لاہور

(5) تقریر نمائندہ سناتن دھرم عالی جناب بھانودت صاحب بالقابہ ممتحن پنجاب یونیورسٹی ماہر علوم سنسکرت

(6) جدید نظریہ والے کی تقریر عالی جناب منشی محمد امام الدین صاحب فاتح الکتاب المبین (پنشنر)

(7) تقریر نمائندہ آریہ سماج عالی جناب ماسٹر درگا پرشاد صاحب پریذیڈنٹ آریہ سماج لاہور و میر مجلس کمیٹی منتظمہ جلسہ مذاہب

(8) تقریر ڈیلیگیٹ احاطہ بمبئی جناب مسٹر بیچی صاحب

اس موقع پر جناب حکیم صاحب نماز عصر کے لئے جاتے ہوئے خان بہادر خدا بخش صاحب جج موڈریٹر کو انچارج مقرر کر کے گئے۔

(9) خطاب مجوزو منتظم جلسہ جناب سوامی شوگن چندر صاحب بانی دھرم مہوتسو

(10) خطاب سیکرٹری جلسہ جناب لالہ دھنپت رائے صاحب (شکریہ)

(11) خطاب بطور اظہار تشکر جناب ماسٹر درگا پرشاد پریذیڈنٹ ایگزیکٹو کمیٹی

(12) تقریر عالی جناب رائے بھوانی داس صاحب ایم اے موڈریٹر

(13) خطاب صدر اجلاس چہارم عالی جناب سردار جواہر سنگھ صاحب موڈریٹر

اختتامی خطاب جلسہ اعظم مذاہب

عالی جناب فیض انتساب حضرت حکیم مولوی

باقی صفحہ 6 پر

ریاض احمد ملک - دوالمیال

حضرت میراں بخش صاحب دوالمیال - (رفیق حضرت بانی سلسلہ)

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے "میں نے دیکھا رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا "آسمانی بادشاہت"۔

پھر معلوم ہوا کہ ایک شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص تھا مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔ اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین میں پھیلا دے گا اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر' مغرور' متول یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے خدا اس کو توفیق بیعت دے گا"۔

(تذکرہ صفحہ 679 تاریخ نزول 1906ء)

حضرت میراں بخش صاحب آف دوالمیال بڑے متکبر' مغرور متعصب اور سلسلہ احمدیہ کے شدید ترین مخالف تھے۔ ایک دفعہ آپ اور آپ کے ایک ساتھی بابا بہادر صاحب آف دوالمیال لاہور کسی مقدمہ کے سلسلہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ہائی کورٹ میں غالباً تاریخ تھی۔ تاریخ سے جلدی ہی فارغ ہو گئے۔ تو حضرت میراں بخش صاحب نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو یار لاہور تک آگئے ہیں دوالمیال میں ہر روز مرزا غلام احمد قادیانی کے قصے سنتے ہیں۔ کہ اس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ کیوں نہ آج قادیان جایا جائے تاکہ وہاں اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھ تولیا جائے اور صدق اور کذب کو پرکھنے میں آسانی ہوگی۔ دل میں جو خلش سی ہے آج اس خلش کو ختم کیا جائے۔ قادیان میں بہ نفس نفیس جا کر اس امام (...) اس (...) موعود کی زیارت کی جائے۔ تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور اپنے گاؤں کے لوگوں کو قادیان کا صحیح رنگ میں نقشہ اور صحیح معلومات دے سکیں تاکہ گاؤں میں اس قضیئے کا خاتمہ ہو۔ ان کے ساتھی کو بھی یہ بات پسند آئی۔ اور یوں یہ دونوں ساتھی دل میں تجسس کا رنگ لئے۔ حق کو پرکھنے کی خاطر ریل گاڑی پر قادیان کی جانب روانہ ہوئے۔ بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پہنچے تو اس وقت قادیان کے لئے کوئی سواری نہ تھی۔ دل میں امنگ' تڑپ' تجسس اور جنون تھا۔ اس لئے دونوں نے عزم مسلسل کو جلا بخشتے ہوئے بٹالہ سے قادیان جانے والے راستے کی لوگوں سے معلومات لیں اور بٹالہ سے پیدل قادیان کو عازم سفر ہوئے۔ بے خوف و خطر منزل کی جانب رواں دواں۔ حسرتوں کا سفر' قادیان کی بستی کو دیکھنے کا سفر' صدق و کذب پرکھنے کا سفر' دونو ساتھی ایسے سفر میں لمبے لمبے قدم اٹھاتے جب قادیان میں داخل ہوئے تو صبح کی عبادت کی منادی ہو رہی تھی۔ تھکے ہارے مسافر دونوں جا کر قادیان میں (بیت) مبارک کی سیڑھیوں پر ستانے کی غرض سے بیٹھ گئے۔ وہاں حضرت میراں بخش کے ساتھی کے دل میں وسوسہ آیا اور اس نے سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے حضرت میراں بخش صاحب سے کہا کہ میرا تو دل نہیں مانتا تو جا اور اندر بیت مبارک میں مرزا صاحب کو دیکھ کر آ۔ حضرت میراں بخش صاحب نے اس کو بہت سمجھایا کہ اتنا لمبا سفر صرف اسی وجہ سے کیا ہے کہ اس شخص کی ایک دفعہ زیارت کرلی جائے۔ ہر روز دوالمیال میں جس کے تذکرے ہوتے ہیں اور حافظ شہباز اور مولوی کرمداد جس کی سچائی کے گن گاتے ہیں۔ اور اب تو ہم اس کے بالکل قریب آگئے ہیں۔ اور تم میرے ساتھ لاہور سے صرف اس مقصد کی خاطر آئے تھے۔ تاکہ اس شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اب آخر میں یہاں آکر اس کو دیکھنے کے لئے بیت مبارک کی سیڑھیاں چڑھنے اور اس کی زیارت کرنے سے تمہارے پاؤں کیوں رک گئے ہیں۔ لیکن اس ساتھی نے حضرت میراں بخش کی بات کو نہ مانا اور سیڑھیوں پر رک گیا گویا اس کے پاؤں کو کسی نے جکڑ لیا تھا۔ اور شرف زیارت سے بہرہ ور نہ ہوسکا۔

جب حضرت میراں بخش صاحب سیڑھیاں چڑھ کر بیت مبارک میں پہنچے تو ادھر سے حضرت بانی سلسلہ بھی بیت میں داخل ہوئے۔ حضرت میراں بخش صاحب نے جب چہرہ مبارک دیکھا تو اپنے آپ کو بھول گئے۔ اور احمدیت قبول کر لی۔ اور اپنے آپ کو احمدیت کے فدائیوں میں داخل کر لیا۔ اور رفقاء حضرت بانی سلسلہ میں شامل ہو گئے اور دوسرا شخص جو ان کے ساتھ گیا تھا۔ نہ وہ سیڑھیاں چڑھا اور نہ اسے زیارت حضرت بانی سلسلہ کا شرف حاصل ہوا اور نہ اسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور یوں وہ خدائی خبر جو اوپر درج ہے حضرت میراں بخش صاحب پر پوری ہوئی کہ میراں بخش صاحب نے احمدیت قبول کرلی اور اس کا ساتھی یوں کورے کا کورا واپس آگیا۔

واپس دوالمیال آئے تو احمدیت قبول کرنے کی بدولت آپ کی کایا پلٹ گئی۔ آپ نے احمدیت کے ایک فدائی کی حیثیت سے دوالمیال میں دن رات دعوت الی اللہ پر صرف کئے۔ مخلص احمدی بن کر دین حق کی دل و جان سے خوب خدمت کی اور احمدیت کی دوالمیال اور نواح میں خوب منادی کی۔ حضرت میراں بخش صاحب کے پوتے کپتان عبداللہ صاحب ربوہ میں سکونت پذیر ہیں اور دوسرے پوتے ملک محمد شفیع صاحب جنہوں نے قادیان سے تعلیم حاصل کی دوالمیال میں رہائش پذیر ہیں اور ان کی نسلیں خدا کے فضل سے احمدیت کے ثمر شیریں سے شیرینی حاصل کر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد- ربوہ

غیبت اور بہتان حقائق کی نظر میں

دنیا میں رہتے ہوئے مشکل ترین کام خود اپنی کمزوریوں کو جاننا اور تلاش کرنا ہے۔ اور آسان کام دوسروں کے عیوب کمزوریاں تلاش کرنا کریدنا اور اس کے بعد ان کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے کا کام ہے یعنی حقیقتاً کسی میں کوئی کمزوری عیب یا گناہ موجود ہو اور اس کو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے لیکن اس سے بڑھ کر یہ کہ محض جھوٹی بنائی ہوئی باتوں سے دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے ایسی مہم کا آغاز کرنا جس کے تحت اس کو لوگوں کی نظروں سے گرا دیا جائے تا وہ ترقیات یا آسانیاں حاصل کرنے کے قابل نہ رہے۔ ان دونوں قسم کے کاموں کو بالترتیب غیبت اور بہتان کا نام دیا جاتا ہے۔ بہت سے لوگوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ دوسرے کی خوشی پر خوش نہیں ہوتے بلکہ اس کی خوشی چھیننے کے لئے اس کو ایسے رنگ میں ذہنی ٹارچر کرتے ہیں کہ وہ وقتی طور پر اصل حقیقت کو سمجھنے کے قابل نہ رہے اور اس طرح اس کی خوشی کو ختم کر کے پبلک کی رائے کو اس کے خلاف کرنے میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور نقصان پہنچانے والے لوگوں کے ہاتھوں کو نقصان پہنچانے کا ایک ذریعہ مل جاتا ہے۔

غیبت یعنی دوسروں کی کمزوریاں اس کو بدنام کرنے کی خاطر بیان کرتے پھرنا تو ایسا ہے جیسا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا لیکن اگر کسی میں کوئی کمزوری یا گناہ موجود ہی نہیں ہے اور اس کو اس کی طرف منسوب کر کے ایسے رنگ میں پروپیگنڈا کرنا کہ پروپیگنڈا کرنے والا پردہ میں رہے اور دوسروں سے کام لے کر وہ اس کو اس کے مقام سے گرانے میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرے یا کامیاب ہو جائے اس کو بہتان کے نام سے کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں عیوب معاشرہ کے ہر حصہ میں بکثرت نظر آتے ہیں۔ کمزوریوں کو اس طرح اور ایسے طریق سے اچھالا جاتا ہے کہ دوسرے کی عزت کو تباہ و برباد کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ خاندانی حالات بھی ان دو باتوں کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ بیوی میاں کے خلاف یا میاں بیوی کے خلاف باتیں کرے اور باتوں سے بتنگڑ بنانا شروع کر دیا جائے اور پر کے ایک ریشے سے کووں کی قطاریں بننی شروع ہو جائیں تو بہت ہی تھوڑے وقت میں خاندانی اطمینان تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور طلاقوں اور خلعوں تک نوبت پہنچتی ہے۔ دوستوں کی دوستی بھی چند دن میں ان خراب خصلتوں کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔ باتیں کرنے کا طریق اس طرح ہوتا ہے کہ میں تمہیں ایک راز کی بات بتانا چاہتا ہوں یا چاہتی ہیں کہ فلاں ہے تو اچھا یا اچھی لیکن فلاں فلاں کمزوری اور گناہ اس میں پایا جاتا ہے۔ یہ بات میں تمہیں پردہ سے بتا رہا ہوں یا رہی ہوں لیکن یاد رکھنا کسی کو کانوں کان اس کی خبر نہ ہو۔ اگر واقعی کسی میں کوئی ایسی بات ہے تو ان تک پہنچایا جائے جن تک پہنچانا ہمارا حق ہے یا جن تک پہنچانے کی قانون ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ آج کل عدالتوں میں بھی رقم خرچ کرے بہتان تراشی کے ذریعہ کیس بھی بنا دیئے جاتے ہیں گواہ بھی مہیا کئے جاسکتے ہیں اور رائے عامہ کو بھی رقم خرچ کر کے اپنے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح اس بے بنیاد الزام یا غلطی یا گناہ کے لئے سارے ثبوت ایسے رنگ میں مہیا کر دیئے جاتے ہیں کہ اصل اور جھوٹ میں فرق کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ فیصلہ کرنے والوں نے اسی بات میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور ان ہی جھوٹے حقائق کو دیکھنا ہوتا ہے جو ان کے سامنے ہیں وہ فیصلہ کر دیتے ہیں اور فیصلہ کر دینے کے بعد اگر یہ بات واضح بھی ہو جائے کہ مقدمہ کی بناء جھوٹ پر تھی اور بے بنیاد بات کی وجہ سے ملزم کو مجرم بنا دیا گیا ہے تو مجرم کو دوبارہ اصل حالت میں لانے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کے رہنے والے اصل کی طرح نقل تیار کرنے میں اتنے تیز ہیں کہ نقلی چیزیں لالہ موسیٰ اور سرگودھا اور بعض دوسرے شہروں میں ایسی مہارت سے تیار ہوتی ہیں کہ اصل اور نقل میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نمبر دو مال تیار کر کے دوسرے ملکوں کی مہریں بھی بڑی مہارت سے لگا دی جاتی ہیں۔ کسی کو بدنام کرنا بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کو فن یا احسان الٰہی کا نام دیا جاتا ہے۔

پاکستان کے جن جن علاقوں میں جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں اور بعدہ قتل و غارت تک نوبت پہنچتی ہے ان کی بناء غیبت یا بہتان پر ہی ہے کہ بات کچھ بھی نہ ہو اور کسی کی طرف منسوب کر کے پھر اس کو پھیلانے کی مہم تیز کر دی جائے اس کے لئے مال و دولت کو بھی خرچ کیا جائے تا کسی نہ کسی طرح اس مفروضہ حریف کو نظروں سے اوجھل کر دیا جائے یعنی دوسروں کی ٹانگ کھینچنا تا کسی کو ترقی نہ حاصل ہو سکے یا کسی کو عزت اور وقار کا مقام حاصل نہ ہو سکے۔ بعض قبائل یا علاقوں میں یہ رواج ہے کہ وہ ہر اس کے لئے ترقی کے خواہش مند ہیں جو ان کے قبیلہ یا علاقہ سے ہو لیکن جو ان کے قبیلہ یا علاقہ سے نہ ہو اس کو ایک طرف رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اخبارات میں عنوان ایسے رنگ میں لگایا جاتا ہے گویا کہ سنسنی خیز خبر ہے لیکن اس کی تفصیل دیکھیں تو بات معمولی معلوم ہوتی ہے۔ ہماری ترقیات اس بات سے وابستہ ہیں کہ دوسروں کی خوبیاں تلاش کریں اور ان کی تشہیر کریں لیکن اگر کسی کو کمزور کرنے یا کمزور دکھانے کے لئے مہم نظر آئے اور اس کا کسی کو نقصان بھی پہنچ جائے تو اس نقصان کی تلافی کریں تا کسی کی ترقیات مجروح نہ ہوں۔ پردہ دری نہ کرنا اور ستاری کرنا بہت ہی اچھی صفت ہے چھوٹی چھوٹی باتیں جو محض نسیان سے تعلق رکھتی ہیں ان سے درگزر کرنا زیادہ بہتر نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

راستہ چلتے ہوئے سڑک پر اگر کیلے کا چھلکا نظر آئے تو اس کو اٹھا کر دور پھینکنا نیکی ہے تا کسی اور کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو اگر راستہ میں گندگی نظر آئے تو اس کو ہٹا دینا یا اس پر مٹی ڈال دینا بھی مناسب ہے لیکن اگر اس گند کو ادھر ادھر پھیلا دیا جائے تو وہ بہت سے دوسروں کو بھی نقصان پہنچانے کا سبب بن جائے گا۔ یہی حال اس بات کا ہے کہ ہم اگر کسی کے متعلق کوئی ایسی بات سنتے ہیں جو غیبت ہے یا بہتان تو بجائے دوسروں تک پہنچانے کے خاموشی اختیار کریں یا ان تک پہنچائیں جن تک پہنچانے کی آپکو قانون اختیار دیتا ہے لیکن اس کو پھیلانے اور دوسروں تک پہنچانے کے ذریعہ لوگوں میں مایوسی پیدا کرنے کا سبب نہ بنیں۔ اور اگر غیبت اور بہتان کی وجہ سے کسی کو نقصان پہنچا ہے جسمانی لحاظ سے یا وقار کے لحاظ سے تو اس کے زخموں پر پھایا رکھیں۔ اس کے نقصان کی تلافی کریں اس کے وقار کو بحال کریں تا غیبت یا بہتان کو وجہ سے جب قانونی طور پر کسی کو نقصان پہنچا یا وقار مجروح ہوا تو غلط اور جھوٹا بہتان ثابت ہونے پر اس کو عزت و وقار بھی شایان شان طریقہ سے لوٹانے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

غیبت اور بہتان بہت ہی باریک راہوں سے معاشرہ میں داخل ہو کر بے چینی کی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ احسن اور افضل طریق یہ ہے کہ اگر ہمارے قول یا فعل کے سبب کسی کو نقصان پہنچا ہے تو اس کی تلافی کے لئے بھی قدم اٹھایا جائے۔ غیبت کرنے والا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں تو سچ بول رہا ہوں اور یہی سچ بولنا غیبت کا گناہ کہلاتا ہے لیکن بہتان تراشی کرنے والا سنی سنائی باتوں یا اپنی گھڑی ہوئی باتوں یا مفروضہ کو حقیقت کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسروں کو محرم سے مجرم بنانے میں سکون محسوس کرتا ہے۔ خدا ایسے شرپسند عناصر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

سماع حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے سماع جیسے ابہامی مسئلہ پر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر شخص کی طبیعت اور دل کا ارادہ اور نیت مختلف ہوتی ہے۔ اس بنا پر سماع کے احکام بھی ہر شخص کے متعلق ایک ہی فتویٰ دے دینا اور رائے قائم کر لینا سراسر ظلم ہے۔ سماع سننے والوں کی دو قسمیں ہیں ایک طبقہ وہ ہے جو صرف نفس مضمون اور اس کے معانی پر غور کرتا ہے اور دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جن کو مضامین و معانی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ان کی توجہ صرف راگ کی طرف ہوتی ہے وہ آواز سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی طبیعتوں میں معنی ودیعت فرمائے ہیں ان کے غلبہ کی بنا پر وہ سریلی آوازوں کو سنتے ہیں۔

اگر وہ مانع حق ہوں گے تو ایسی صورت میں سماع باطل ہو گا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جس شخص کی طبیعت میں فساد اور نقص ہو گا اس کے لئے سماع بھی موجب فساد ہو گا۔ مزید فرماتے ہیں کہ سماع کے وقت رقص کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

وجد کے متعلق فرمایا کہ وجد اور رقص میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ راحت یا مصیبت سے خوشی یا غمی کے اثرات کو وجد کہتے ہیں۔ وجد طالب و مطلوب کے مابین ایک راز ہے جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس کا احساس وجدان ہی میں ہوتا ہے۔ روحانی اور باطنی علوم کا یہ روشن ستارا 92 برس تک اپنے مدار میں گردش کرتا ہوا آخر کار 9 محرم 465ھ کو اپنے حقیقی داتا کی طرف لوٹ گیا۔ آپ کے روضہ مبارک پر بعد میں دو معروف اولیائے کرام نے چلہ کشی کی۔

اول۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ

دوم۔ خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ

اقوال گنج بخش حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے اقوال مسلمانوں کی روحانی و باطنی تربیت کے لئے ایک لازوال درس ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔

1۔ ترکی کلاہ سر پر رکھ لینے سے فقیری حاصل نہیں ہوتی تم خواہ کافرانہ کلاہ سر پر رکھ لو لیکن فقیر بنے رہو۔

2۔ فقیر کے لئے مرشد کی حضوری سے بڑھ کر اور کوئی چیز درکار نہیں سچا مرشد وہ ہے جو دریائے معرفت کا غوطہ خور ہو۔

3۔ غرور کو اپنے جسم سے نکال دو۔

4۔ رات کو اٹھ کر عبادت کر۔ اپنے وجود کے سوراخ کشادہ کر۔

5۔ نفسانی خواہشات کی طرف مائل نہ ہو۔

6۔ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو والدین کی قبر پر جا کر دعا کر۔

7۔ دولت کو عذاب سمجھو دولت اہل فاقہ کو دے دو۔

8۔ اپنے گناہوں کے لئے دن رات استغفار کرتے رہو۔

9۔ ایسا کام کر کہ تجھ سے کسی کو فیض پہنچے اور کسی کا دل ناراض نہ ہو۔

10۔ اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد مانگ۔

11۔ انسان کیلئے سب سے مشکل چیز خدا کی پہچان ہے۔

12۔ ہر شخص کی قیمت معرفت الٰہی سے ہوتی ہے جسکو معرفت الٰہی حاصل نہ ہو اس کی کوئی قیمت نہیں۔

13۔ درویش کی ہلاکت دل کی خرابی میں ہے۔

14۔ تین قسم کے علماء سے دور رہو۔ غافل علماء سے جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبلہ شریعت کو اپنے گھر کی لونڈی اور ظالم امراء کی بارگاہ کو محض جاہ ثروت کی خاطر اپنی سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔

○○○

تمہیں چاہئے کہ خالصتہ اللہ کے لئے ہے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہانگ کانگ کا مستقبل

مشرق بعید کا مالدار جزیرہ اور برسوں تک فری پورٹ رہنے کے بعد غیر معمولی ترقی کرنے والا یہ ملک ہانگ کانگ 99 سال پٹے کی مدت پوری ہونے کے بعد جولائی 1997ء میں چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ 99 سال قبل برطانیہ نے یہ جزیرہ حکومت چین سے پٹے Lease پر حاصل کیا تھا۔ لیکن 99 سال میں دنیا میں جو غیر معمولی تبدیلیاں آچکی ہیں ان تبدیلیوں کا رنگ یہ ہے کہ چین میں قریباً 50 سال قبل کمیونسٹ انقلاب آگیا جس کا اقتدار اب بھی چین میں قائم ہے۔

چین نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ہانگ کانگ واپس لینے کے بعد یہاں کے سرمایہ دارانہ اور مغربی نظام کو برقرار رکھے گا اور اس میں تبدیلی نہیں کرے گا۔ مغربی طرز کی جمہوریت برقرار رہے گی۔ انفرادی آزادی اور انسانی حقوق کا احترام اسی طرح کیا جائے گا جس طرح مغربی ممالک میں کیا جاتا ہے۔ اس یقین دہانی نے ہانگ کانگ میں بسنے والوں کے شکوک ختم کر دیئے تھے۔ لیکن اب جبکہ 1997ء کا سال شروع ہوا ہے تو اس کے آغاز سے ہی یہ اندیشے سر اٹھانے لگے ہیں کہ چین اپنے وعدوں کا احترام نہیں کرے گا۔ چنانچہ حال ہی میں ہانگ کانگ کی مستقبل کی صورت حال کے بارے میں چین نے اپنا ذہن واضح کرنا شروع کر دیا ہے۔ چین نے کہا ہے کہ وہ انسانی حقوق اور انفرادی آزادی کے حوالے سے ہانگ کانگ پر بعض پابندیاں عائد کرے گا۔ اسی طرح یہاں کے آزاد اور مغربی طرز معیشت پر چلنے والے نظام میں بھی ردوبدل کیا جاسکے گا۔

ان باتوں سے ہانگ کانگ کے شہریوں میں شدید ردعمل ہوا ہے۔ ان کے خدشات حقیقت بن کر سامنے آنے لگے ہیں۔ ہانگ کانگ کے گورنر نے جو حکومت برطانیہ کا نامزد کردہ ہوتا ہے ان باتوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ نے بھی چین کے ان اقدامات پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور اب یہ بات کہی جا رہی ہے کہ ہانگ کانگ کا مسئلہ مستقبل میں امریکہ اور چین کے درمیان ایک نئی محاذ آرائی کا موجب بن جائے گا۔

OOO

رمضان کے دس دنوں میں 100 ہلاکتیں

الجزائر میں رمضان المبارک مقدس مہینے کے پہلے دس دنوں میں 100۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ بی بی سی ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ 5 سالہ خانہ جنگی کے دوران 65 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بی بی سی کے ایک تجزیہ نگار نے جس کا تعلق الجزائر سے ہے بتایا ہے کہ یہ مسئلہ سیاسی طور پر ہی حل ہو سکتا ہے۔ اس کا کوئی فوجی حل یا سختی معاملے کو مزید بگاڑ دے گی۔ مبصر نے کہا کہ اس وقت الجزائر میں 2 لاکھ افراد جدید ترین اسلحہ اور بھاری مقدار میں گولہ بارود سے مسلح ہیں۔ یہ اسلحہ ان کو الجزائر کے روایتی دشمنوں سے مسلسل مل رہا ہے اور ان کے کئی گروپ ملک کے کئی حصوں میں مسلسل کام کر رہے ہیں۔ بی بی سی کے تجزیہ نگار نے بتایا ہے کہ یہ ہنگامہ کس قدر بڑھے گا اس بارے میں کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے مقدس مہینے کے پہلے دس دنوں میں 100 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیا ان کو رمضان کے مقدس مہینے کا خیال نہیں آیا۔ مبصر نے کہا کہ اس بارے رمضان کے مہینے کا ہونا یا نہ ہونا ان لوگوں کے لئے برابر ہے۔ یہ سیاسی کھیل ہے اور اس میں مذہب کا کوئی دخل نہیں۔

مبصر نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ فوجی حمایت سے قائم شدہ حکومت اور اسلامی عسکریت پسندوں کے درمیان مذاکرات میں تعطل پیدا ہوا ہے اور اگر ان کو اکٹھا بٹھا دیا جائے تو بہت سے مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت حکومت اور مخالفین کے درمیان بڑی دوری پیدا ہو چکی ہے اور ان کو ایک میز پر بٹھانے والا کوئی نہیں ہے۔

OOO

بھارت کا یوم جمہوریہ

26۔ جنوری کو بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر ملک میں سرگرم عمل کئی علیحدگی پسند تحریکوں نے اپنی کارروائی کا دن مقرر کیا ہے۔ نئی دہلی میں ایسی کئی تنظیموں کی طرف سے تشدد کے مظاہرے کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

بھارتی خفیہ ایجنسیوں نے اطلاع دی ہے کہ شمالی مشرقی ریاستوں' تامل ناڈو' آسام' تری پورہ' ناگالینڈ' منی پور اور میگھالے کی علیحدگی پسند گوریلا تنظیمیں بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر نئی دہلی میں تشدد کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

دریں اثناء مقبوضہ کشمیر میں شہریوں پر بھارتی افواج کے وحشیانہ مظالم کے خلاف احتجاج کے لئے گزشتہ روز ایک دن کی ہڑتال کی گئی۔ ہڑتال کی یہ اپیل مجاہد تنظیموں کے مشترکہ پلیٹ فارم کل جماعتی حریت کانفرنس نے کی تھی۔ اس موقعہ پر مقبوضہ کشمیر میں سرکاری دفاتر بینک اور کاروباری مراکز بند رہے۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی آمدورفت معطل رہی۔

ادھر مقبوضہ کشمیر میں 26۔ جنوری کو یوم جمہوریہ کے موقع پر کسی ممکنہ کارروائی سے بچنے کے لئے گھر گھر تلاشی کا سلسلہ جاری ہے۔

OOO

تائیوان کی طرف سے میزائیلوں کی تنصیب

تائیوان نے کسی ممکنہ چینی حملے سے دفاع کی خاطر اپنی سرحدوں پر میزائیل نصب کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ مارچ 97ء تک تائیوان میزائیلوں کا چھٹا اڈہ تعمیر کر لے گا۔ ان اڈوں پر تائیوان کے بنائے گئے سکائی بو 11 میزائیل ہوسنگ خنگ 11 میزائیل رکھے جائیں گے۔ سکائی بو 11 میزائیل 170 کلو میٹر تک مار کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ تائیوان نے امریکہ سے اینٹی میزائیل پیٹریاٹ میزائیل بھی خریدے ہیں جو دشمن کی طرف سے آنے والے میزائیل کو فضا ہی میں تباہ کر دیتے ہیں۔ تاہم ابھی تک پیٹریاٹ میزائیل تائیوان نہیں پہنچے۔ چین نے کئی بار امریکہ سے ان میزائیلوں کی فروخت پر احتجاج کیا ہے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 25- جنوری 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
3-45 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-24 (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 بیت بازی۔ ناصرات الاحمدیہ (فائنل)۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ایک نو احمدی کے خیالات۔ امداد حسین صاحب انٹرویو از شریف خواجہ۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-24 (دوبارہ)۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
4-30 لائیو۔ درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-25۔
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
6-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
6-30 رات۔ مجلس سوال و جواب۔ انگریزی میں از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (86-1-3)۔
8-30 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ انٹرویو محمد احمد جلیل صاحب (دوبارہ)۔
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد۔

اتوار 26۔ جنوری 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-25 (دوبارہ)۔
3-30 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ بزم مشاعرہ (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔ انٹرویو محمد احمد جلیل صاحب حصہ سوئم۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 حکایات شیریں۔
9-15 درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-25 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز ورائٹی۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر سرائیکی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (95-9-22)۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
4-30 لائیو۔ درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن یو۔ کے۔
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
6-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
6-30 رات۔ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انگریزی میں محمود ہال (96-12-22)۔
8-30 اراؤنڈ دی گلوب۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔ حصہ دہم۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ نظم۔ ناصرات الاحمدیہ۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

نور الدین صاحب بھیروی طبیب شاہی موڈریٹر۔
(ماخوذ مصباح ربوہ دسمبر 1996ء)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30977

I Ir. Ahmad Soesanto M.Sc. s/o Dr. Maskawan

پیشہ

Staffpto pupukgsk ahdar muda

عمر 56 سال بیعت 1972ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-4-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان برقبہ 200 مربع میٹرواقع انڈونیشیا مالیتی-/250000000 روپے- 2- دھان کا کھیت برقبہ 8000 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/180000000 روپے- 3- زمین برقبہ 600 مربع میٹر واقعہ انڈونیشیا مالیتی-/20000000 روپے- 4- زمین برقبہ نامعلوم مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/7500000 روپے- 5- ایک کار ماڈل 1986ء OPEL مالیتی-/7000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1600000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- اور مبلغ -/600000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد

Ir. Ahmad Soesanto M.Sc انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Mansoer گواہ شد نمبر2 Bachtiar Husein B.Sc انڈونیشیا-

مسل نمبر30978

I H. M. Arif syafiie s/o Aboe Hasan

پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت 1966ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 93-10-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان برقبہ 360 مربع میٹرواقع انڈونیشیا مالیتی-/50000000 روپے- 2- دو کاریں مالیتی-/40000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/960000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد H. M. Arief syafiie انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Harto no S/O yahya انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Abdul Somad S/O H. Asim انڈونیشیا-

مسل نمبر30979

I Mrs. Sumiyati w/o Rusja

پیشہ خانہ داری عمر41 سال بیعت 1967ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 94-4-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان برقبہ 400 مربع میٹرواقع انڈونیشیا مالیتی-/2400000 روپے- 2- طلائی زیورات وزنی 6 گرامز مالیتی-/120000 روپے- 3- حق مہر-/1500000 روپے- کل جائیداد-/4020000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/40000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs. Sumiyati ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Rusja خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Pariyah انڈونیشیا-

مسل نمبر30980

I Ir Anis Ahmad Ayyub s/o Abu Bakar Ayyub

پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت 1953ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- مکان برقبہ 530 مربع میٹرواقع انڈونیشیا مالیتی-/600000000 روپے-2- کار Honda wonder 1986ء مالیتی-/21000000 روپے- کل جائیداد مالیتی-/621000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/5000000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد

Ir-Anis Ahmad Ayyub انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Bachtiar Husein. B.s.c انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Entju ki Darsu. hdk انڈونیشیا-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ سکوارڈرن لیڈر مکرم قاضی محمد شفیق صاحب کی بہو روبینہ اہلیہ میجر محمد فاروق صاحب کا دل کا اپریشن سوموار کو اسلام آباد میں ہو گا- کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

○ میاں احسان الحق صاحب ٹھکر آف کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ 8- جنوری 1997ء کو دل کے دورے کے نتیجہ میں بعمر قریباً 45 سال. قضائے الٰہی وفات پا گئے- آپ مکرم غازی محمد عمر صاحب کے بیٹے اور مکرم امیر عالم صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر ضلع کوٹلی کے پوتے تھے- موصوف مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد ضلع بھی رہے اسی طرح وفات سے قبل زعیم مجلس انصار اللہ اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں- جنازہ کے بعد کوٹلی میں ہی تدفین عمل میں آئی- احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے-

مسل نمبر30986

میں رخسانہ جبین زوجہ منور احمد صاحب کاہلوں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 33 تحریک جدید ربوہ حال U.K لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-6-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- سونا وزنی 18 تولہ مالیتی-/1260 پونڈ- اور حق مہر-/1000 پونڈ- اس وقت مجھے مبلغ-/100 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ 96/11/2 تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ رخسانہ جبین U.K لنڈن گواہ شد نمبر1 ظہیر احمد لنڈن گواہ شد نمبر2 نصیر احمد لنڈن-

مسل نمبر 30987

میں حمیدہ بی بی زوجہ ملک خلیل احمد قوم پوریوال پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-3-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیورات طلائی 7 تولہ مالیتی-/2000 کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ -/300 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت پسران مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ حمیدہ بی بی ٹورنٹو کینیڈا گواہ شد نمبر1 عامر خلیل کینیڈا گواہ شد نمبر2 نثار ملک کینیڈا-

جماعت احمدیہ کی حقیقی دولت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں-

"ہماری دولت پٹرول کے چشمے نہیں ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں جماعت احمدیہ کی دولت وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں- جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں-"

(وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

کمزور ہستی ہے خدا اس کو سزا دیکر کیا کریگا- انہوں نے رحمت کے بیان میں غلو کیا ہے- کیا وہ اس نظارہ کو نہیں دیکھتے کہ یہاں بعض کو رنج اور تکلیف پہنچتی ہے- پس بعد الموت عذاب نہ پہنچنے کی ان کے پاس کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ یہ غلط راہ ہے جو انسان کو کمزور اور سست بنا دیتی ہے- بعض نے یاس کو حد درجہ تک پہنچا دیا ہے کہ بدیاں حد سے بڑھ گئی ہیں- اب بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے- استغفار اس سے زیادہ نہیں کہ زہر کھا کر کلی کر لی یہ بھی سخت غلطی ہے- استغفار انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے- اسمیں گناہ کے زہر کا تریاق ہے- بس استغفار کو کسی حال میں مت چھوڑو-

(از خطبہ 31 جنوری 1902ء)

بقیہ صفحہ 4

رہی ہیں- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میراں بخش صاحب کی نسلوں کو اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے احمدیت کا دل و جان سے فدائی بننے کی توفیق عطا کرے اور انہیں امام جماعت کے ساتھ تعلق قائم رکھنے اور سلسلہ کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت میراں بخش صاحب کے درجات کو بلند کرے اور جنت کا مکین بنائے- (آمین)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 25 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سید والہ کے قریب دریائے راوی میں کشتی الٹنے سے عورتوں اور بچوں سمیت 200- افراد ڈوب گئے۔ کشتی میں 250 سے زائد افراد سوار تھے۔ اوکاڑہ کے دیہات کے افراد شیخوپورہ کے علاقے سید والا کی طرف آنے کے لئے دریا عبور کرنے کے لئے کشتی استعمال کر رہے تھے۔ کہ دریا کے وسط میں آکر کشتی ملاحوں کے قابو سے باہر ہو گئی۔ یہ سانحہ دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب ہوا۔ کشتی میں سوار لوگوں کی دلخراش چیخیں کنارے پر کھڑے لوگ سنتے رہے مگر کوئی مدد نہ کر سکے علاقے کے ہر گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ عزیزوں کی تلاش میں ہزاروں لوگ جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ اطلاع ملتی ہی فیصل آباد شیخوپورہ اوکاڑہ اور دیگر علاقوں سے اعلیٰ حکام نے موقع پر آکر امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ ماڑی پتن کے مقام پر لاشیں روکنے کے لئے جال لگا دیا گیا ہے۔ غوطہ خوروں نے نعشیں تلاش کرنی شروع کر دی ہیں۔ کشتی میں صرف 60- افراد کے سوار ہونے کی گنجائش تھی۔ قصبہ سید والہ اور موضع جندرالہ کے درمیان آمدورفت کا ذریعہ یہی کشتی تھی۔ حادثہ کے بعد ہر طرف کہرام مچ گیا۔ عورتیں بین کرتی رہیں چیخ و پکار کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے اپنے دورہ پاکستان میں پاکستان کے وزیر اعظم سے ملاقات کیوں نہیں کی۔ دفتر خارجہ نے اس پر تبصرے سے انکار کیا۔ پھر کہا کہ وزیر اعظم نے مصروفیت کی وجہ سے ملاقات نہیں کی۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے معمول کی بریفنگ میں صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں بتایا کہ امریکی نائب وزیر خارجہ نے ملک معراج خالد اور چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی سے ملاقات کی درخواست کی تھی لیکن یہ ملاقاتیں نہ ہو سکیں۔ ترجمان نے کہا کہ بھارتی ائرفورس نے کسی پاکستانی فوجی یا سویلین طیارے پر میزائل نہیں داغا۔ کیونکہ پاکستان کے کسی جاسوس یا دوسرے طیارے نے بھارتی فضائی حدود کی خلاف ورزی نہیں کی۔ یہ میزائل اسرائیل کے کسی طیارے پر داغا گیا ہے تو وہی جواب دے سکتے ہیں۔ پاکستان کے پاس کوئی اسرائیلی طیارہ نہیں۔ ترجمان وزارت خارجہ نے کہا کہ دفتر خارجہ کو آرمی چیف اور امریکی نائب وزیر خارجہ کے درمیان ملاقات کی تفصیل کا علم نہیں۔ اسی طرح اقتصادی مشیر شاہد برکی کے ساتھ ملاقات کی تفصیل کا بھی علم نہیں۔

○ لاہور بم دھماکے کا ملزم ڈاکٹر قیصر رضا پولیس کی کوششوں کے باوجود گرفتار نہیں ہو سکا۔ خیال ہے کہ ملزم بیرون ملک چلا گیا ہے۔ ڈاکٹر قیصر کے والد کو پکڑ لیا گیا ہے۔ جیل میں قید سپاہ محمد کے سالار غلام رضا نقوی سے بھی پوچھ گچھ کی گئی ہے۔

○ ایرانی کلچرل قونصل جنرل نے کہا ہے کہ ایرانی کلچرل سنٹر کو آگ لگانے سے پاک ایران تعلقات متاثر نہیں ہوں گے۔ انہوں نے سخت حفاظتی انتظامات میں جلے ہوئے کلچرل سنٹر کا دورہ کیا انہوں نے کہا کہ یہ آگ بین الاقوامی استعمار کے اشاروں پر لگائی گئی ہے۔ یہ اسلام دشمنوں کی سازش ہے۔

○ لاہور میں 66 انتہاء پسند گرفتار کئے جائیں گے۔ لسٹ بنالی گئی ہے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ افغانستان میں طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

○ ماہر قانون ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ صدر کا یہ بیان درست نہیں ہے کہ اگر سپریم کورٹ نے بے نظیر حکومت بحال کر دی تو انتخابات ملتوی ہو جانے سے ملک کی بقا اور سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی فیصلہ سے ایسا کوئی خطرہ نہیں لیکن اگر کسی اور جہ سے تین فروری کے انتخابات ملتوی کئے گئے تو اس سے ملکی سلامتی کو ضرور خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ صدر کا یہ بیان توہین عدالت ہے۔ فیصلے کے اثرات کا تعین عدالت پر چھوڑنا چاہئے۔ صدر سمیت کوئی شخص عدالت سے باہر تبصرہ نہیں کر سکتا۔

○ امریکہ نے خلیج فارس میں فوج اتار دی ہے۔ ایران پر حملہ ہو سکتا ہے۔ ممکنہ حملے کا جواب دینے کے لئے فوج کو الرٹ کر دیا گیا۔ امریکی مداخلت اور سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے ایرانی بجٹ میں تین کروڑ ڈالر کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے۔

○ لاہور میں شراب بنانے کے 50 اڈے پولیس کی حمایت سے چلتے ہیں۔ ہزاروں لاہوریئے "کپی" اور "توپ" پی رہے ہیں۔ اس کا پرانا نام کتے مار تھا۔ اس جعلی شراب کے پینے والوں میں دانشور مزدور درمیانے طبقے کے لوگ اور طوائفیں شامل ہیں۔

○ سرکاری دستاویزات کی عوام تک رسائی کے لئے وفاقی کابینہ نے فریڈم آف انفارمیشن آرڈیننس منظور کر لیا ہے۔ حساس دستاویزات اس آرڈیننس کے دائرہ کار سے باہر ہوں گی عدم فراہمی پر شہری محتسب سے رجوع کر سکیں گے۔

○ قومی سلامتی کونسل کے قیام اور نگران حکومت کی قانون سازی کے بارے میں رٹ درخواستوں کی سماعت کے دوران لاہور ہائی کورٹ نے یہ ریمارکس دیئے ہیں کہ ہم دیکھیں گے کہ یہ صدر کے اختیارات سے تجاوز تو نہیں۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے ضلع کونسل لاہور کی نئی عمارت کے افتتاح پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بم دھماکہ نے پاکستان کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔ انتظامیہ کو سیاست میں ملوث کر دیا گیا ہے وہ نوکریاں بچانے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ دعا ہے کہ انتخابات کے بعد جو حکومت آئے وہ آئین کے مطابق چلے۔ مخالفوں سے اچھا سلوک کرے۔ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر دنیا مذاق اڑا رہی ہے کہ یہ بہت گندا معاشرہ ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کا دور خوشحالی کا دور تھا۔ نگرانوں نے غریبوں کا جینا مشکل بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کراچی میں امن بحال کیا۔ آج پھر نعشیں آرہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقابلہ فاروق الحق سے ہے جو ہماری اپنی پیداوار ہے۔

○ شادباغ لاہور میں عامر روڈ پر واقعہ کولڈ سٹوریج میں امونیا گیس لیک کر جانے سے بچوں اور عورتوں سمیت 24- افراد بے ہوش ہو گئے۔ پورے علاقے میں چیخ و پکار اور بھگدڑ مچ گئی۔ سینکڑوں لوگ گھر کھلے چھوڑ کر سرپٹ بھاگ پڑے۔

○ مذہبی تنظیموں کے خلاف اپریشن میں مزید 100- افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ دبے ہوئے کیس دوبارہ کھول لئے گئے۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے صدر مملکت سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر نے نواز شریف سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔

○ آئینی ماہرین قیاس آرائیاں کر رہے ہیں کہ اسمبلی اور بے نظیر حکومت بحال ہو جائے گی۔ فیصلہ 28 یا 29 جنوری کو آ سکتا ہے۔ معزول وزیر اعظم بحال ہو کر اعتماد کا ووٹ لے سکتی ہیں۔ صدر کے مواخذہ کی تحریک بھی پیش ہو سکتی ہے۔ تاہم صدر نواز شریف سے مل کر لائحہ عمل بنا سکتے ہیں اس صورت میں بے نظیر نواز شریف کو مذاکرات کی دعوت دے سکتی ہیں۔ صدارتی حلقوں نے بھی اپنی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کا کہنا ہے کہ اسمبلی بحال نہیں ہو رہی۔ پیپلز پارٹی والے شوشے چھوڑ رہے ہیں۔

○ آٹے کی قلت دور کرنے کے لئے تین لاکھ ٹن گندم درآمد کر لی گئی۔

○ نگران حکومت اپنے تمام تر دعووں کے باوجود مستقل احتسابی عمل شروع کرنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ ٹھوس شواہد نہ ملنے پر نگرانوں نے احتسابی عمل بند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بے نظیر اور نواز شریف کے خلاف احتسابی عمل روکنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ٹھوس ثبوت نہ ملنے پر احتساب کمشنر پہلے ہی 50 کیس واپس کر چکے ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہہ دیا ہے کہ الیکشن سے پہلے کوئی نااہل نہیں ہو گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف کو راضی کرنے کے لئے عوام کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ نگرانوں کے دور میں نکالے گئے ملازمین کو حکومت میں آکر بحال کر دیں گے۔ میری حکومت ختم کر کے صدر پچھتا رہے ہیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ لغاری نے کرپشن کے نام پر بے نظیر حکومت کو برطرف کر کے قوم سے فراڈ کیا۔

ایک مکان دارالصدر شمالی ربوہ رقبہ 2 کنال 8 کمرے سوئی گیس، فون، میٹھا پانی نیز ایک عدد آفس وڈائننگ میز ٹوسٹرو، ہیرڈریسر، موٹرسائیکل CD 70
پاک لینڈ ٹریڈرز و نیلام گھر اقصیٰ چوک ربوہ فون 211281

شوز کی نئی ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں
نیز سیل جاری ہے۔ موقع سے فائدہ اٹھائیں
آپ کے دیرینہ خادم
نیو رشید بوٹ ہاؤس
گول بازار ربوہ

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز ربوہ گولبازار
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

اکسیر موٹاپا 30/- • ہمدرد نسواں حبوب اطہرالو 20/- • دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- • زد جام عشق 800/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659